سورة الكهف

آیات ۸۳ - ۱۰۱

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا
قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ
نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَ
سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ
نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ
السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ
رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ
الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ
مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا
ؕ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۧ﴿۱۰۱﴾

سُوْرَةُ الْكَهْف

مكية

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب وذرائع پیدا کیے تا کہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال ودولت، عزت وشرف، علم وفہم اور قوت واقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ﷺ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریم ﷺ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال ودولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم وابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ وخضر

ارادۂ و حکمت الٰہی۔ انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110 اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنالینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ -اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں

ذِى الْقَرْنَيْنِ (ذوالقرنین) :دو سینگوں والا

قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ - آپ کہیے میں پڑھ کر سناتا ہوں تم کو

تَلَا يَتْلُوْا ، تِلَاوَةٌ: تلاوت کرنا، پڑھنا، پڑھ کر سنانا

مِّنْهُ ذِكْرًا - اس کا کچھ ذکر (حال)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ - بیشک ہم نے اقتدار عطا کیا تھا اسے

مَكَّنَ يُمَكِّنُ ، تَمْكِيْنٌ :اقتدار دینا، قدرت دینا (۱۱)

فِى الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ - زمین میں اور عطا کیے تھے اسے ہم نے

اٰتٰى يُؤْتِىْ ، اِيْتَآءٌ :دینا، عطا کرنا

مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا - ہر قسم کے اسباب (و وسائل)

سَبَبًا :رسی جس کے ذریعے اوپر چڑھا جائے، ذریعہ، وسیلہ، ساز و سامان، رسی، ایک راہ

فَاَتْبَعَ سَبَبًا - پھر وہ پیچھے لگا ایک (سفر کے) سامان کے

تَبِعَ يَتْبَعُ ، اِتْبَاعًا : پیچھے چلنا، پیروی کرنا

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ - یہاں تک کہ جب پہنچا

بَلَغَ: پہنچنا (کسی حد تک)

بلوغت - عمر کی ابتدائی حد تک پہنچنا

مَغْرِبَ الشَّمْسِ - سورج غروب ہونے کی جگہ (حد) پر

مَغْرِب : غروب ہونے کی جگہ

وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِيۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ

وَجَدَهَا تَغۡرُبُ - تو اس نے پایا اس کو کہ وہ غروب ہو رہا ہے

غَرَبَ يَغْرِبُ ، غَرْبًا وَّ غُرُوْبًا : غروب ہونا

فِيۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ - ایک سیاہ کیچڑ والے چشمے میں

عَيْن : چشمہ

حَمِئَةٍ : حَمْأً سے صفت (کیچڑ اور دلدل ہونا)

حَمَإٍ مَسْنُوْنٍ سیاہ مٹی

وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا - اور اس نے پایا اس کے پاس ایک قوم کو

قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ - ہم نے کہا اے ذوالقرنین !

اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ - یا (یہ ہے) کہ تو سزا دے (انہیں)

اِمَّا : یا/خواہ (اختیار دینے کے لیے آتا ہے) ، دو دفعہ آتا ہے

وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ - اور یا (یہ) کہ تو اختیار کرے

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : پکڑنا، لینا، اختیار کرنا (VIII)

فِيۡهِمۡ حُسۡنًا - انکے بارے میں بھلائی

حُسْنًا : بھلائی، اچھائی

قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ - (ذوالقرنین نے) کہا، وہ جس نے ظلم کیا

اَمَّا : حرف شرط و تفصیل (رہا، بہر حال)

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ - عنقریب ہم سزا دیں گے اس کو

سَوْفَ : حرفِ استقبال (عنقریب) | عَذَّبَ يُعَذِّبُ ، تَعْذِيْبٌ : عذاب دینا (۱۱)

ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ - پھر وہ لوٹایا جائے گا اپنے رب کی طرف

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا : لوٹانا

فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا - پھر وہ عذاب دے گا اس کو، ایک برا عذاب

نُكْرًا : بمعنی منکر (ناپسند، خوفناک، بہت برا)

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ - اور رہا وہ جو ایمان لایا

وَعَمِلَ صَالِحًا - اور اس نے عمل کیا نیک

فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى - تو اس کے لیے اچھا بدلا ہے

الْحُسْنٰى : حُسْنٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (مؤنث کا)

وَسَنَقُوْلُ لَهٗ - اور عنقریب ہم کہیں گے اس سے

مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا - اپنے کام میں آسانی (کی بات)

يُسْرًا : آسانی، سہولت - عُسْرًا : (تنگی) کا متضاد

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ
فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ
الْحُسْنٰی ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ؕ﴿۸۸﴾

اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ ان سے کہو، میں اس کا کچھ حال تم کو سناتا ہوں، ہم نے اس کو زمین میں اقتدار عطا کر رکھا تھا اور اسے ہر قسم کے اسباب و وسائل بخشے تھے۔ اس نے (پہلے مغرب کی طرف ایک مہم کا) سر و سامان کیا۔ حتیٰ کہ جب وہ غروب آفتاب کی حد تک پہنچ گیا تو اس نے سورج کو ایک کالے پانی میں ڈوبتے دیکھا اور وہاں اسے ایک قوم ملی۔ ہم نے کہا "اے ذوالقرنین، تجھے یہ مقدرت بھی حاصل ہے کہ ان کو تکلیف پہنچائے اور یہ بھی کہ ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے، اس نے کہا، " جو ان میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو سزا دیں گے، پھر وہ اپنے رب کی طرف پلٹایا جائے گا اور وہ اسے اور زیادہ سخت عذاب دے گا۔ اور جو ان میں سے ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے لیے اچھی جزا ہے اور ہم اس کو نرم احکام دیں گے۔

محمد اقبال

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا
﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا
الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ ﴿٨٨﴾

O Muhammad!) : They ask you about Dhu al-Qarnayan. Say: 'I will give you an account of him.' We granted him power in the land and endowed him with all kinds of resources.
he set out (westwards) on an expedition, Until when he reached the very limits of where the sun sets, he saw it setting in dark turbid waters; and nearby he met a people. We said: 'O Dhu al-Qarnayn, you have the power to punish or to treat them with kindness.'
He said: 'We will chastise him who does wrong. Whereafter he will be returned to his Lord and He will chastise him grievously.
But as for him who believes and acts righteously, his will be a goodly reward and we shall enjoin upon him only mild commands.'

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝۸۵

قصہ ذوالقرنین

- یہاں پہ اس قصے کے تذکرے کے آغاز سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ قصہ موسیٰ و خضر بھی لوگوں کے سوال ہی کے جواب میں سنایا گیا ہے (کیونکہ یہ قصہ سابقہ قصے پر عطف ہے — جیسا کہ اس کے شروع میں حرفِ عطف (وَ) آیا ہے
- ذوالقرنین کون تھا؟ اس بارے ہمارے مفسرین کی رائیں مختلف ہیں۔ ہمارے قدیم مفسرین نے سکندر رومی کو ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ لیکن قرآن میں اس کی جو صفات و خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ سکندر پر چسپاں نہیں ہوتیں۔ قرآن نے ذوالقرنین کو پکا موحد، سچا مومن۔ نہایت ہی عادل اور رعایا پرور قرار دیا ہے جب کہ سکندر کے اندر ان میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں تھی۔ جدید زمانے میں تاریخی معلومات کی بنا پر مفسرین کا میلان زیادہ تر ایران کے فرماں روا خورس (کوروش، خسرو یا سائرس- Cyrus the Great) کی طرف ہے، اور یہ نسبتاً زیادہ قرین قیاس ہے (اس پر تفصیلی ضمیمہ اضافی مواد کے حصے میں)
- قرآنِ کریم کے ذوالقرنین کے قصے کے لیے "ذِکر" کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں یاد دہانی، تذکیر اور سبق آموزی کا مفہوم ہے
- اگر ہم ذوالقرنین کا مصداق ایران کے فرماں روا خورس (جس کا اصلی نام کوروش تھا) کو مان لیں تو قرآن کی یہ بات اس پر صادق بھی آتی ہے کہ اللہ نے ملک میں تسلط بخشا اور با اختیار کیا اسے علم، قدرت و آلات وغیرہ مرحمت فرمائے جن سے کام لے کر وہ ہر چیز تک رسائی حاصل کر سکتا تھا۔
- اپنے اسباب و وسائل اور قوت کا جائزہ لے کر اس نے مغرب، مشرق اور شمال کی طرف باری باری مہمات کا آغاز کیا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِىۡ عَيۡنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا ؕ قُلۡنَا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِيۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾

ذوالقرنین کی مہمات (جو فوجی مہمات تھیں)

- پہلی مہم ــ ذوالقرنین کی پہلی مہم مغرب الشّمس کی طرف تھی۔ یہ ایران کے مغرب کی طرف تھی، وہ مغربی علاقہ کو فتح کرتا ہوا ایشیائے کوچک (Asia Minor) کے سمندر کے کنارہ تک جا پہنچا جہاں بحر ایجین (Aegean Sea) چھوٹی چھوٹی خلیجوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ (یہ بحیرہ متوسط اور اس ذریعے سے بحر اوقیانوس سے ملا ہوا ہے) لیکن قرآنِ کریم نے یہاں بحر کے بجائے عین کا لفظ استعمال کرتا ہے جو سمندر کے بجائے جھیل یا خلیج ہی پر زیادہ صحت کے ساتھ بولا جاسکتا ہے)
- مغرب الشّمس سے مراد سورج کے غروب ہونے کی جگہ نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے وہاں غروب آفتاب کے وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سورج سمندر کے سیاہی مائل گدلے پانی میں ڈوب رہا ہے۔ چونکہ یہاں بحر ایجین چھوٹی چھوٹی خلیجوں کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں سمندر زیادہ گہرا نہیں اور پانی کی کمی کے باعث گدلا اور سیاہ دکھائی دیتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَۃٍ کے الفاظ استعمال کیے ہیں جس کا معنی ہے سیاہ چشمہ۔ یعنی پانی گدلا ہونے کی وجہ سے سیاہ دکھائی دے رہا تھا اور چونکہ یہاں سمندرؔ خلیجوں میں تقسیم ہو گیا تھا اس لیے سمندر نہیں ایک چشمہ محسوس ہو رہا تھا۔
- قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ یعنی اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین سے فرمایا۔ اس سے یہ لازم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات براہ راست وحی یا الہام کے ذریعہ ہی سے ذوالقرنین کو خطاب کرکے فرمائی ہو، اس سے مراد زبانِ حال ہے کیونکہ لفظ " قول" صورت حال، اختیار اور رویہ ' کی تعبیر کے لیے بھی آتا ہے۔ یعنی اس فتح کے نتیجہ میں جو رعایا اس کے قبضہ میں آئی وہ اس طرح اس کے قدموں میں ہم نے ڈال دی اور ایسا اختیار اس پر اس کو دے دیا کہ چاہے وہ ان کو سزا دے چاہے ان کے ساتھ احسان کرے

قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الۡحُسۡنٰى‌ ۚ وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا يُسۡرًا ؕ ﴿۸۸﴾

ذوالقرنین کا قول - بلسان عمل

- سابقہ آیت میں جس طرح اللہ تعالیٰ کا قول بلسان حال ہے اسی طرح یہاں ذوالقرنین کا قول بلسان عمل ہے یعنی اس نے اپنے رویہ اور طرز عمل سے یہ شہادت دی ہے کہ جو ظلم و فساد کی راہ اختیار کریں گے وہ اپنے ایمان و عمل کے صلہ میں خدا کے ہاں بھی اچھے انجام سے سرفراز ہوں گے اور ہم بھی ان کے معاملہ میں نہایت نرم پالیسی اختیار کریں گے
- ذوالقرنین نے اس مفتوح قوم کے سامنے جو ہر طرح اس کے اختیار میں تھی اپنا رویہ یہ اختیار کیا اور یہ پالیسی بنائی کہ ہم فاتح ہونے کی حیثیت سے ظلم کا دروازہ نہیں کھولیں گے جیسا کہ عموماً فاتحین کیا کرتے ہیں، بلکہ ہم مفتوح قوم کے ساتھ نہ صرف عادلانہ رویہ اختیار کریں گے بلکہ فاتح اور مفتوح کا فرق مٹاتے ہوئے نہایت مساویانہ رویہ قائم کریں گے کہ جو شخص ان میں ظلم و زیادتی کرے گا اسے ہم سزا دیں گے۔ اور ساتھ ہی اسے تربیت کے انداز میں سمجھانے کی کوشش بھی کریں گے کہ اسے اسی دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا بلکہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے روبرو بھی حاضر ہونا ہے۔ ہماری سزائیں اس عذاب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں جس سے اسے وہاں سابقہ پیش آنے والا ہے۔ البتہ جس شخص نے نیک چلنی کا رویہ اختیار کیا یعنی وہ ایمان لایا اور اعمال صالحہ کو اپنا توشہ بنایا اس کے لیے ہمارے پاس بہترین بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی وہ شخص اچھے انجام سے سرفراز ہوگا اور ہم اس کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کریں گے جس کی وجہ سے اسے زندگی گزارنے میں آسانی پیدا ہو۔ اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کے لیے نرم پالیسی اختیار کریں گے۔ ایسی پالیسی جو ایک طرف عدل اور مساوات اور دوسری طرف رحم اور مروت پر مبنی ہوگی۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا - پھر وہ پیچھے لگا ایک (سفر کے) سامان کے

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ - یہاں تک کہ جب پہنچا

مَطْلِعَ الشَّمْسِ - سورج کے نکلنے کی جگہ | مَطْلِعَ : (طُلُوْعًا) سے، ظرف مکان (طلوع ہونے کی جگہ)

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ - تو اس نے پایا کہ وہ غروب ہو رہا ہے ایک قوم پر | طَلَعَ يَطْلُعُ ، طُلُوْعًا : طلوع ہونا

لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ - ہم نے نہیں بنایا جن کے لیے

مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا - اس (سورج) سے کوئی اوٹ | دُوْنِ : سوا | سِتْرًا : حجاب/آڑ | یعنی بغیر چھتوں کے گھروں میں رہتے تھے (صحرا میں)

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا - اس طرح ہے اور ہم احاطہ کر چکے ہیں | اَحَاطَ يُحِيْطُ ، اِحَاطَةٌ : احاطہ کرنا (IV)

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا - اسکا جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا علم کے اعتبار سے | لَدَىْ : پاس | خُبْرًا : دانش، سمجھ، خبر، علم، آگاہی

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا - پھر وہ پیچھے لگا ایک (سفر کے) سامان کے

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ - یہاں تک کہ جب وہ پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾

بَيْنَ السَّدَّيْنِ - دو دیواروں (پہاڑوں) کے درمیان

سَدّ : ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان آڑ کا کام دے (یوں پہاڑ بھی سدّ)

سَدَّيْن (تثنیہ)

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا - تو اس نے پایا ان دونوں کے اس طرف ایک قوم کو جو

لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا - نہیں لگتا تھا کہ وہ سمجھتے ہیں کوئی بات

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا : قریب ہونا، کرنے کے قریب ہونا

فَقِهَ يَفْقَهُ ، فَقْهًا : سمجھنا

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ - انھوں نے کہا : اے ذوالقرنین

اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ - بیشک یاجوج اور ماجوج

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ - فساد کرنے والے ہیں زمین میں

مُفْسِدْ : فساد پھیلانے والا (اَفْسَدَ سے) (۱۷)

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا - تو کیا ہم کر دیں تیرے لیے محصول

خَرْج : خراج کا ہم معنی - محصول (مال ٹیکس)

خَرَج : باہر نکالنا (دَخَلَ کے مقابل) — خَراج : وہ رقم جو اپنی دولت سے نکال کر کسی کو دی جائے

اردو میں : خرج، (کو بگڑ کر خرچ بن گیا)، اخراجات، خروج، مخرج، خراج

عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ - اس پر کہ آپ بنا دیں

بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا - ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا (٨٩) حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا (٩٠) كَذَٰلِكَ ۖ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا (٩١) ثُمَّ أَتْبَعَ
سَبَبًا (٩٢) حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا (٩٣) قَالُوا يَٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰٓ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا (٩٤)

پھر اس نے (ایک دوسری مہم کی) تیاری کی، یہاں تک کہ طلوع آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جس کے لیے دھوپ سے بچنے کا کوئی سامان ہم نے نہیں کیا ہے۔ یہ حال تھا ان کا، اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا اسے ہم جانتے تھے۔ پھر اس نے (ایک اور مہم کا) سامان کیا، یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی، ان لوگوں نے کہا کہ "اے ذوالقرنین، یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام لیے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے؟

Then he set out on another expedition, Until he reached the limit, where the sun rises and he found it rising on a people whom We had provided no shelter from it. Thus was the state of those people, and We encompassed in knowledge all concerning Dhu al-Qarnayn. Thus was the state of those people, and We encompassed in knowledge all concerning Dhu al-Qarnayn.Until when he reached a place between the two mountains, he found beside the mountains a people who scarcely understood anything. They said: 'O Dhu al-Qarnayn, Gog and Magog are spreading corruption in this land. So shall we pay you taxes on the understanding that you will set up a barrier between us and them?'

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰى قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلْ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَيۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

ذوالقرنین کی دوسری مہم

- ذوالقرنین، مغربی ساحل میں رہنے والوں کے درمیان عادلانہ دینی نظام قائم کرنے کے بعد، دوسری مہم میں مشرق کی طرف روانہ ہوگئے (وہ جگہ جہاں دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ وہاں سے سورج طلوع ہو رہا ہے۔ قرآن حکیم نے اس مقام کا بھی تعین نہیں کیا لیکن قرآن نے اس کے کوائف اور وہاں کے لوگوں کے وہ حالات قلم بند کیۓ ہیں، جن میں ذوالقرنین نے لوگوں کو وہاں پایا)
- مؤرخین کا خیال ہے کہ ذوالقرنین کے اس سفر کا سبب مکران، قندھار اور بلخ کے غیر متمدن اور صحرا گرد قبائل کی سرکشی تھی۔ انھوں نے مشرقی سرحد پر ایسی بدامنی پھیلا رکھی تھی کہ جس کا سدباب کرنے کے لیے ذوالقرنین کو یہ سفر کرنا پڑا۔ چنانچہ اپنی مشرقی سرحدوں کو محفوظ کرنے کے لیے ذوالقرنین نے اس پورے علاقے کو فتح کیا تاکہ ان وحشی قبائل کی دست برد سے محفوظ رہا جاسکے
- اس کے بعد یہ جو فرمایا گیا کہ ہم اس کے احوال سے خوب باخبر تھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ذوالقرنین کی یہ فتوحات سکندر اور چنگیز کی فتوحات کی طرح نہیں تھیں جس میں ظلم و تعدی کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ ان فتوحات کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کام کر رہی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے تھے کہ ذوالقرنین کی صلاحیتوں اور اس کی سیرت و کردار کا کیا عالم ہے۔ چنانچہ جب اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ثابت کیا اور اس نے اپنی قوت و طاقت کو ظلم کا ذریعہ بنانے کی بجائے خدمت خلق اور نظام عدل کے قیام کا ذریعہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے۔

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِہِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا یَکَادُوۡنَ یَفۡقَہُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَ مَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَہَلۡ نَجۡعَلُ لَکَ خَرۡجًا عَلٰۤی اَنۡ تَجۡعَلَ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَہُمۡ سَدًّا ﴿۹۴﴾

ذوالقرنین کی تیسری مہم

- ذوالقرنین کی تیسری مہم ایران کے شمال مشرق کی جانب تھی۔
- یہ مہم کاکیشیا کے پہاڑی سلسلوں کی طرف تھی، معلوم ہوتا ہے کہ اس کی منزل بحر خزر (Caspian Sea) کے مشرق میں ترکستان کی جانب تھی۔ جب وہ دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان پہنچا۔ جو بحر خزر (کیسپین) اور بحر اسود کے درمیان واقع ہیں تو وہاں اس نے ایسے لوگوں کو پایا جو متمدن دنیا سے بالکل الگ تھلگ زندگی گزارنے کی وجہ سے کوئی زبان نہیں سمجھتے تھے
- انھوں نے کسی نہ کسی طرح سے ذوالقرنین کو اپنی مصیبت سنائی کہ ان پہاڑوں کے پیچھے یاجوج ماجوج رہتے ہیں۔ انھیں جب موقع ملتا ہے وہ ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ہمیں بے پناہ نقصان پہنچاتے ہیں، آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک ایسی دیوار کھڑی کردیجیے جو ہمیں ان کی دست برد سے محفوظ کردے۔اور کوئی ایسا بند/دیوار بنانے کا خرچ اپنے ذمہ لینے کی آمادگی ظاہر کی
- یاجوج ماجوج سے مراد ایشیا کے شمالی مشرقی علاقے کی وہ قومیں ہیں جو قدیم زمانے سے متمدن ممالک پر غارت گرانہ حملے کرتے رہی ہیں اور جن کے سیلاب وقتاً فوقتاً اٹھ کر ایشیا اور یورپ دونوں طرف رخ کرتے رہے۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ یاجوج ماجوج حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی وہ اولاد ہے جو ایشیا کے شمالی علاقوں میں آباد ہوئی (تفصیل اضافی مواد کے حصے میں)

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ - اس نے کہا جو قدرت دی ہے مجھے

مَكَّنَ يُمَكِّنُ ، تَمْكِيْنٌ :اقتدار دینا، قدرت دینا

فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ - اس (سلسلے) میں میرے رب نے، وہ بہت بہتر ہے

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ - تو تم لوگ اعانت کرو میری قوت کے ساتھ

(ع ي ن) اَعَانَ يُعِيْنُ ، اِعَانَةٌ :مدد کرنا

اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ - میں بنادوں گا تمہارے درمیان اور انکے درمیان

رَدْمًا - ایک بند

رَدْمًا: کسی رخنہ یا دروازہ کو پتھروں سے بند کرنا

رَدْمٌ :رکاوٹ۔بندش

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ - تم لادو مجھے لوہے کے تختے

زُبَرَ :بڑے بڑے ٹکڑے/تختے

حَدِيْدِ : لوہا

حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى - یہاں تک کہ جب برابر کر دیا (پاٹ دیا) اس نے

سَاوٰى يُسَاوِىْ ، مُسَاوَاةٌ :برابر کرنا

بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ - (پہاڑ کے) دونوں کناروں کے درمیان کو

صَدَفٌ :کنارا

صَدَفَيْنِ :دو کنارے(تثنیہ)

قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾

قَالَ انْفُخُوْا - (تو) اُس نے کہا تم پھونکو (دھونکو)

نَفَخَ يَنْفُخُ ، نَفْخًا : پھونکنا،دھونکنا

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا - یہاں تک کہ جب اس نے بنادیا اسے آگ

قَالَ اٰتُوْنِیْۤ - (تو) اُس نے کہالاؤ میرے پاس

اٰتٰی يُؤْتِیْ ، اِیْتَآءٌ : دینا،لانا

اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا - میں ڈال دوں اس پر پگھلا ہوا تانبا

اَفْرَغَ يُفْرِغُ ، اِفْرَاغٌ : ڈالنا،انڈیلنا

قِطْرًا : پگھلا ہوا تانبا

فَمَا اسْطَاعُوْۤا - سو نہ ان میں طاقت ہے

اِسْطَاعُوْۤا: اصل میں اِسْطَاعُوْۤا تھا،ت اور ط کے مخرج قریب ہونے کی وجہ سے ت حذف ہو گئی

اِسْتِطَاعَ يَسْتَطِيْعُ ، اِسْتِطَاعَةٌ : طاقت رکھنا

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ - کہ چڑھ سکیں اس پر

ظَهَرَ يَظْهَرُ ، ظُهُوْرًا : چڑھنا

وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا - نہ انھوں نے استطاعت رکھی اس کو نقب لگانے کی

نَقْبًا : شگاف،سوراخ

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

"اس نے کہا " جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے۔ تم بس محنت سے میری
مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا کر دو۔ "
آخر جب دونوں پہاڑوں کے درمیان خلا کو اس نے پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا کہ اب آگ دہکاؤ۔
حتیٰ کہ جب (یہ آہنی دیوار) بالکل آگ کی طرح سرخ ہو گئی تو اس نے کہا " لاؤ، اب میں اس پر
پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا۔ " (یہ بند ایسا تھا کہ) یاجوج و ماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آ سکتے تھے اور
اس میں نقب لگانا ان کے لیے اور بھی مشکل تھا۔

He answered: "Whatever my Lord has granted me is good enough. But help me with your labor and I will erect a rampart between you and them.
Bring me ingots of iron." Then after he had filled up the space between the two mountain-sides, he said: "(Light a fire) and ply bellows." When he had made it (red like) fire, he said: "Bring me molten copper which I may pour on it.“
Such was the rampart that Gog and Magog could not scale, nor could they pierce it.

محمد اقبال

قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًاۙ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ
نَارًاۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًاؕ﴿۹۶﴾

- ذوالقرنین ایک صالح حکمران تھے۔ انھوں نے اپنی حکومت کے مقاصد کا اعلان اس سے قبل کر دیا ہے کہ وہ زمین میں سے ظلم و فساد کو جڑ سے اکھاڑ کر ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس نے ان کی جانب سے ٹیکس یا مالی معاوضے کی پیشکش کے باوجود اسے قبول نہ کیا جو اچھی حکمرانی کا مثالی کردار ہے۔ البتہ انہیں محنت و مشقت اور افرادی قوت (man power) کے ذریعے سے مدد کرنے کو کہا

☜ لوگوں کی بغیر کسی اجرت اور انعام کے لالچ کے مدد کرنا، توحید پرست انسانوں اور اللہ تعالیٰ کے لائق بندوں کی خصوصیات میں سے

- پہلے اس نے لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے جنہیں ایک دوسرے پر رکھا کہ دونوں پہاڑوں کے برابر ملا دیا پھر تانبا پگھلا کر اس کے اوپر سے ڈالا اور وہ درزوں میں بیٹھ کر جم گیا سب مل کر ایک پہاڑ سا ہو گیا

- دیوار بنانے کی تفصیلات حیرت انگیز ہیں - ذوالقرنین نے جب لوہے کی سلیں ان سے مانگیں تو انھوں نے لا کر حاضر کر دیں۔ ایک ایسی اونچی دیوار کے لیے ہزاروں سلوں کی ضرورت ہوئی ہو گی۔ اتنا لوہا فراہم کرنا بھی پھر اسے گلا کر سلیں بنانا ظاہر کرتا ہے کہ فن حداوی (The Art of Metallurgy) میں ان لوگوں کو کمال حاصل تھا

- کتنی لمبی چوڑی بھٹیاں بنائی گئی ہوں گی اور پھر ان میں آنچ تیز کرنے کے لیے جو ایندھن استعمال کیا گیا ہوگا، سمجھ سے باہر ہے۔ پھر سلوں کی دروازوں کے اندر تانبا پگھلا کر ڈالنا سب سے زیادہ تعجب خیز ہے۔ اتنی بلندی پر یہ شعلہ خیز تانبا کیونکر پہنچایا گیا ہوگا اور کس ظرف کے ذریعہ سے ڈالا گیا ہوگا۔ عقل حیران ہے کہ اس زمانہ میں جو سائنس کا زمانہ کہلاتا ہے اور برقی قوت کے ذریعہ سے دھاتیں پگھلائی جاتی ہیں یہ کام آسانی سے نہیں کیا جا سکتا، اب سے ہزارہا برس پہلے انسان کی یہ ترقی ضرور محیر العقول ہے

قَالَ هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَہٗ دَکَّآءَ ۚ وَ کَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَ تَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا ﴿۹۹﴾

قَالَ هٰذَا رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّیۡ - کہا (ذوالقرنین نے) یہ مہربانی ہے میرے رب کی۔

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ - پھر جب آئے گا میرے رب کا وعدہ

جَعَلَہٗ دَکَّآءَ - (تو) بنادے گا وہ اسے ریزہ ریزہ

دَکَّآءَ : غبار، ہموار، برابر، ریزہ ریزہ

وَ کَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا - اور ہے میرے رب کا وعدہ سچا

وَ تَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ - اور چھوڑ دیا ہم نے ان میں سے بعض کو

تَرَكَ يَتْرُكُ ، تَرْكًا : چھوڑنا

یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ - اس دن سے کہ وہ گتھم گتھا ہوتے رہیں

مَاجَ يَمُوْجُ ، مَوْجًا: موجزن ہونا، ٹھاٹھیں مارنا

فِیۡ بَعۡضٍ - بعض کے ساتھ

وَّ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ - پھر پھونکا جائے گا صور

فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا - سو جمع کریں گے ہم ان سب کو ایک ساتھ

جَمَعَ يَجْمَعُ ، جَمْعًا : جمع کرنا، اکٹھا کرنا

وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضًا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾

وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ - اور ہم سامنے لے آئیں گے جہنم کو

عَرَضَ یَعۡرِضُ ، عَرۡضًا : پیش کرنا، سامنے لانا

یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ - اس دن کافروں کے لیے

یَوۡمَئِذٍ (یَوۡمَ - اِذٍ) : اس دن

عَرۡضًا - جیسا سامنے لانے کا حق ہے

الَّذِیۡنَ کَانَتۡ - وہ لوگ (کہ) تھیں

اَعۡیُنُہُمۡ - ان کی آنکھیں

اَعۡیُنُ : عَیۡنٌ کی جمع (آنکھیں)

فِیۡ غِطَآءٍ - پردے میں

غِطَآءٍ موٹا پردہ، ڈھکنا، سرپوش (جو کپڑے کا نہ ہو
بطور استعارہ غطاء (پردہ) کا لفظ جہالت وغیرہ پر بولا جاتا ہے

عَنۡ ذِکۡرِیۡ - میری یاد سے

وَ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ - اور وہ استطاعت نہ رکھتے تھے

سَمۡعًا - سننے کی

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ
غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

ذوالقرنین نے کہا " یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوند خاک کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔ " اور اس روز ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ (سمندر کی موجوں کی طرح) ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوں اور صور پھونکا جائے گا اور ہم سب انسانوں کو ایک ساتھ جمع کریں گے، اور وہ دن ہو گا جب ہم جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے، اُن کافروں کے سامنے جو میری نصیحت کی طرف سے اندھے بنے ہوئے تھے اور کچھ سننے کے لیے تیار ہی نہ تھے

Dhu al-Qarnayn said: "This is a mercy from my Lord: but when the time of my Lord's promise shall come, He will level the rampart with the ground. My Lord's promise always comes true." And on that Day We shall let some of them surge like waves against others, and the Trumpet shall be blown. Then We shall gather them all together. That will be the Day We shall place Hell before the unbelievers whose eyes had become blind against My admonition and who were utterly disinclined to hear it.

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

دیوار کی تکمیل

- ذوالقرنین نے ان کی خواہش کے مطابق ایسی مضبوط اور بلند دیوار تعمیر کردی جس کو عبور کرنا یاجوج وماجوج کیلئے مشکل ہوگیا اور یہ لوہے اور تانبے کی وجہ سے اتنی مضبوط تھی کہ ان کے لیے اس میں نقب لگانا بھی ممکن نہیں تھا
- اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دینے کے بعد بھی ذوالقرنین کوئی کلمہ فخر زبان پر نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ترقی اور قوت کے اسباب فراہم کئے۔ اس نے زمین کے شرق و غرب کو روند ڈالا۔ لیکن اس نے کبر و غرور کو اپنے قریب آنے نہ دیا، نہ اس نے سرکشی اور نافرمانی کی۔ نہ اس نے اپنے مفتوحہ علاقوں کے اندر لوٹ مار مچائی۔ نہ افراد، نہ علاقوں اور ملکوں کا استحصال کیا۔ اپنے مفتوحہ علاقوں کو غلام بھی نہ بنایا۔ نہ اس نے علاقوں کو اپنے مفادات کے لیے فتح کیا۔ بلکہ یہ حکمران جہاں جاتا ہے وہاں عدل و انصاف کا سایہ پھیلاتا ہے۔ پسماندہ لوگوں کی امداد کرتا ہے اور بغیر ٹیکس لیے لوگوں پر ظلم کرنے والوں کا ہاتھ روکتا ہے۔ سائنسی قوت اور ٹیکنالوجی جو اللہ نے اسے دی، اسے وہ انسانیت کی اصلاح اور تعمیر کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ظلم کو روک کر حق حقدار تک پہنچاتا ہے اور یہ سارے کام کرکے پھر وہ ان کا کریڈٹ اللہ کو دیتا ہے کہ یہ تو اللہ کی توفیق اور رحمت ہے۔
- دیوار کی تعمیر کے بعد بھی اس نے اسی عاجزی کا اظہار کیا۔ کہ میں نے اپنی حد تک انتہائی مستحکم دیوار تعمیر کی ہے، مگر یہ لازوال نہیں ہے۔ جب تک اللہ کی مرضی ہے، یہ قائم رہے گی، اور جب وہ وقت آئے گا جو اللہ نے اس کی تباہی کے لیے مقدر کر رکھا ہے تو پھر اس کو پارہ پارہ ہونے سے کوئی چیز نہ بچاسکے گی

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

- ان آیات کا حقیقی مفہوم تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں لیکن مفسرین نے ان آیات کی وضاحت میں جو مختلف احتمالات بیان فرمائے ہیں انھیں سامنے رکھتے ہوئے چند باتیں بالکل واضح ہیں۔

1. مفسرین کے مطابق یہ آیات ذوالقرنین کی گفتگو کا تسلسل ہیں۔اس نے کہا تھا کہ یہ سد یاجوج ماجوج کے لیے اس وقت تک رکاوٹ بنی رہے گی جب تک اللہ نہ چاہے۔ لیکن جب مقررہ وقت آئے گا، تو یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج طوفانی انداز میں دنیا پر حملہ آور ہوں گے۔

2. ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ دنیا سائنسی طور پر اتنی ترقی کر لے گی کہ تمام قدرتی رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی، قومیں ایک دوسرے میں گھس جائیں گی اور دنیا طاقتور اقوام کے ظلم کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ طاقتور ملکوں کو کوئی اخلاقی قوت اپنی حدود میں رہنے پر مجبور نہیں کر سکتی، وہ جب اپنا مفاد دیکھتے ہیں تو وسائل پر قبضہ کرنے اور دوسروں کو زیر کرنے کے لیے اس ملک پر چڑھ دوڑتے ہیں۔انسانی خون ان کے منہ کو ایسا لگا ہے کہ اس کی لذت ان کے ظلم کے نشے کو روز بروز بڑھاتی چلی جا رہی ہے۔ وہ ملک جن کے وجود کی کبھی دنیا کو خبر تک نہ تھی آج وہ ہر ملک کی تباہی کے درپے ہیں۔ ہر ملک کی تجارت، سیاست، معیشت حتیٰ کہ ان کی آزادی ان کے رحم و کرم پر ہے۔

3. تیسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ جب یاجوج وماجوج ظاہر ہوں گے تو ہر سمت سے دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے، جیسا کہ قرآن نے فرمایا کہ وہ ہر بلندی سے اتر آئیں گے۔ ہر پست و بلند سے دنیا پر حملہ آور ہوں گے تو اسی طوفان کے اندر سے قیامت نمودار ہو جائے گی اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ کوئی رکاوٹ اپنی جگہ باقی نہیں رہے گی، ہر چیز کو تباہ کر دیا جائے گا

قصہ ذوالقرنین، اس کے رموز واسباق، ذوالقرنین کی شخصیت،
ذوالقرنین کی دیوار، یاجوج ماجوج اور ان مباحث کے ذیلی مباحث

پر

ضمیمہ جات اور الگ پریزینٹیشن (اس سبق کے حصہ دوم میں)